پندرہ روزہ

الہلال

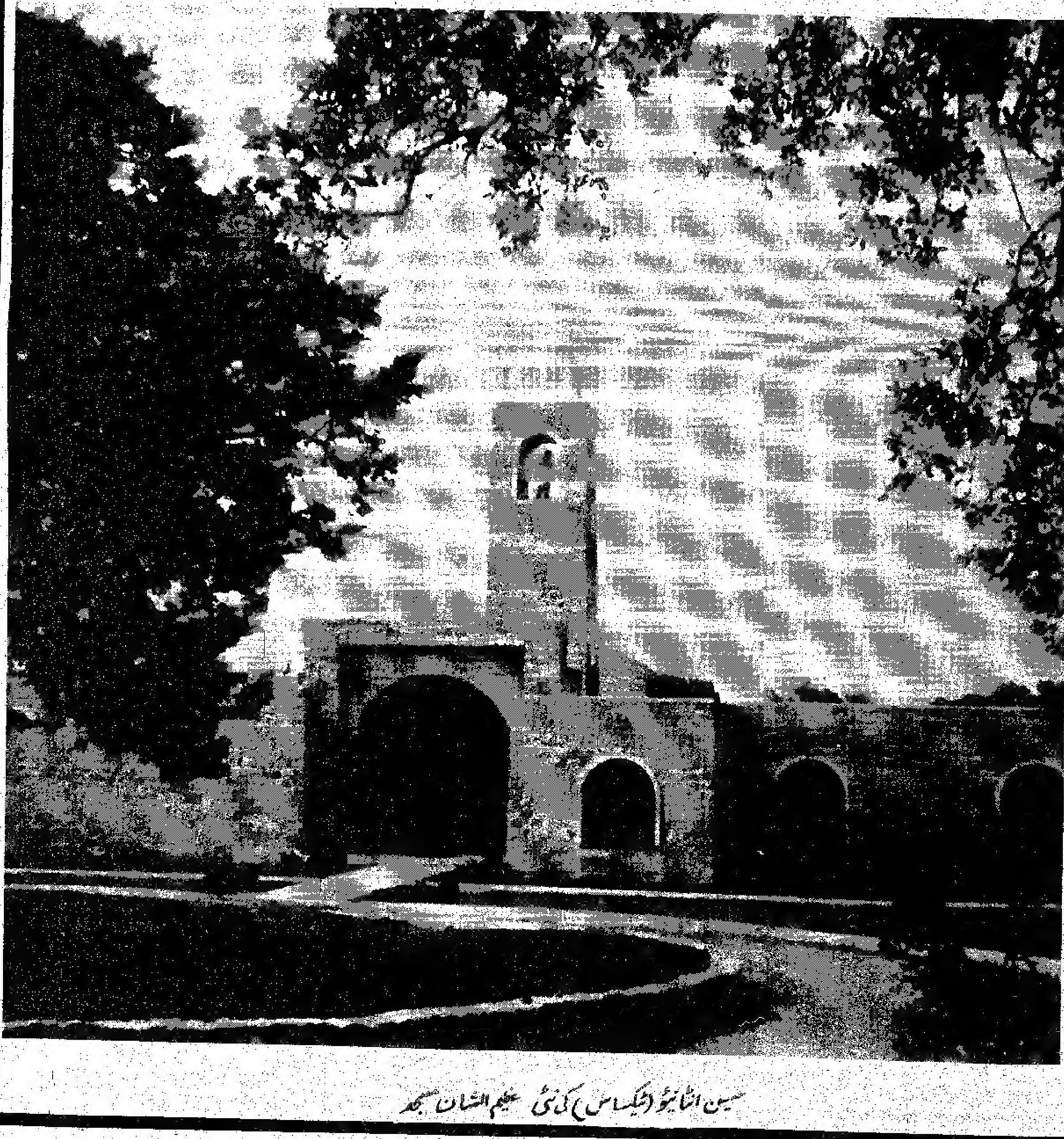
ٹورانٹو - کنیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

جلد: ۱۱
شمارہ: ۷

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۱ رمضان ۱۴۰۲ھ
۲۴ جون ۱۹۸۲ء



سین انٹانیو (ٹیکساس) کی نئی عظیم الشان مسجد

ماہ رمضان المبارک

اخلاقی تربیت کی فصل بہار

تحریر:۔ سید اسعد گیلانی

انسان کی اخلاقی تربیت

ماہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں پورا

دنیا میں مسلمان تو رہنمائی تو احادیث سے معمور و منور ہو جاتی ہے احساس کا ترغیب کہ ہر ساری دنیا میں ایک فضا و دن کی گی جلتی کے ساتھ ایک وقت شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دین داری، شرافت، صبر و تحمل، تقویٰ، پرہیزگاری اور باہمی احسان اور مروت و رواداری کا موسم بہار ہے۔ اس مہینے میں ساری دنیا کے مسلمان فطری طور پر صابر و شاکر بیکس ساتھ ہی کشادہ دست و فراخ دل ہو جاتے ہیں۔ ان میں خدا ترسی، رحم دلی، دیانت داری اور باہمی بھائی چارہ اور مساوات، تکریم کا احساس اس طرح پیدا ہوتا ہے جیسے کسی خاص موسم میں کسی خاص قسم کے پھول کھل جاتے ہیں۔ رمضان شریف کے مہینے کی بے شمار برکات اور خوبیاں ہیں جن میں چند ایک کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

رضائے الٰہی کی طلب

مسلمان عام دین سے دوری اور گنہگاری کے باوجود اس مہینے میں اللہ کی رضا کا حصول اور اس کی رضا پا لینے کی خواہش ایک فطری جذبہ بیدار ہو جاتی ہے۔ خدا انسان کا مالک ہے اور انسان اس کا بندہ ہے۔ اس احساس و ایمان کی عملی تربیت اس مہینے میں ہوتی ہے۔ بندہ پر بندگی کی مشق ہے۔ ایک مقررہ اوقات کے اندر حلال چیزیں بھی نہیں کی جا سکتے۔ وہی حلال چیزیں ان اوقات میں مالک کے حکم سے حرام کے درجہ میں ہیں اور جب روزہ کھلنے کا حکم مل گیا تو پھر وہی چیزیں حلال ہیں۔ گویا حلال و حرام کی حیثیت، چیزوں کی ماہیت نہیں بلکہ مالک کا حکم ہے۔ جب اس چیز کی تربیت مل جاتی ہے تو انسان کے لیے مالک کا حکم ہی زندگی کا اصل الاصول بن جاتا ہے۔

ایمان کی تقویت

یوں تو ہم سب مسلمان اور صاحب ایمان ہیں لیکن جیسے میں ایمان کی تقویت اور ضبط نفس کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔ پورے ماہ میں بھوک پیاس اور بعض دوسری حاجات کے سامنے حکم الٰہی کا بند باندھا جاتا ہے جو غیر محسوس اور بے حد مضبوط ہے۔ تنہائی میں ہے۔ کھانے پینے کے مواقع بھی ہیں لیکن صرف قوت ارادی اور قوت ایمانی کے زور سے ایسے ہر موقعہ پر صبر کا مظاہرہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کی قوت ارادی اور قوت ایمانی دونوں میں ایک وقت اضافہ ہوتا ہے اور انسان اپنے قول و قرار اور ارادے کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ نبھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ دوسرا پہلو خدا کے وجود پر ایمان بالغیب کی مشق ہے۔ اگر ذرا کل شبہ ہو تو کوئی شخص مشتبہ عقیدہ کے لیے بھوک پیاس گوارا کرے گا۔ اسی طرح خدا کے سامنے جواب دہی کا احساس اور عقیدہ ہے جو پختہ اور مضبوط طور کر کے دل میں مستحکم ہو جاتا ہے اور انسان کی عملی زندگی اس کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔

پرہیزگاری کی مشق

اس کے علاوہ روزہ پرہیزگاری اور ہر حالت میں شرافت و دینداری کرداری کے اندر پیدا کرتا ہے بلکہ پرہیزگاری روزہ کی صفت بیان کی گئی ہے۔ فرمایا گیا:۔

"اے اہل ایمان۔ تمہارے اوپر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ (بقرہ ۱۸۳)"

گویا پرہیزگاری روزہ کی غرض اور اس کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص روزے کا اہتمام کرے تو وہ پرہیزگار ہو جاتا ہے۔ پرہیزگاری کا مقصد معاشرے میں دینداری کا تعمیر ہو جانا ہے کے سبب کچھ بہت زیادہ باعث کشش نہیں رہ گیا ہے ورنہ پرہیزگار ہونے سے مراد یہ ہے کہ انسان خدا اور رسول کی منع کردہ چیزوں سے پرہیز کرے اور ان کے احکام کی پابندی کرے اور ان سے انحراف سے بھی پرہیز کرے۔ حرام اشیاء، حرام طرز عمل، حرام طرز زندگی اور حرام معاش سے پرہیز اور انحراف احکام خدا اور رسول سے پرہیز ہی اصل پرہیزگاری ہے روزہ بہت مدد دیتا ہے۔ ہر وقت ایک تازہ احساس انسان پر حاوی رہتا ہے کہ اس نے خدا کے حکم کی پابندی کا عہد کر رکھا ہے۔ خدا کے حکم کے ساتھ ساتھ شیطان کی پیروی ممکن نہیں ہے اس طرح روزہ ایک زندہ بیدار ضمیر بن کر احساس و شعور میں کھڑا ہو جاتا ہے اور اسے ہر برے عمل سے بچاتا ہے جو اس کے خدا سے انحراف کا باعث ہو۔ جب یہ احساس اور پہرہ داری پورا ایک مہینہ جاری رہتی ہے تو وہ ایک عادت کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور چونکہ یہ کام اسے تنہا نہیں کرنا پڑتا ہے بلکہ چاروں طرف اس کے دینی بھائی یہ کام کر رہے ہوتے ہیں اس لیے پرہیزگاری کی ایک خاص شان اور پاکیزہ فضا بن جاتی ہے جس میں ہر مسلمان دوسرے کے لیے مددگار ہوتا ہے۔

اسی طرح انسان خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور بالآخر اس میں ایک اچھے بندے کی صفات بندگی پیدا ہو جاتی ہیں۔

روزے کے مقاصد

حضور اکرم نے روزے کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جس کسی نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ہی نہ چھوڑا تو اس کا کھانا اور پانی چھوڑا دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں ہے"

اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹ روزے اور ایمان کی نفی ہے۔ زبان کا جھوٹ یہ ہے کہ انسان خلاف واقعہ بات کہے اور عمل کا جھوٹ یہ ہے کہ انسان حق کے خلاف عمل کرے یہ دونوں باتیں ایمان کے منافی ہیں کہ انسان قول و عمل کے جھوٹ سے پرہیز کرے، معاشرے میں تجارت، دکھاوا اور معیار زندگی کی بے معنی دوڑ بھی جھوٹ کا ہی عمل ہے۔

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ

"جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزہ رکھا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے"

ایمان کے ساتھ روزہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد پر غیر متزلزل اعتقاد رکھتا ہو اور احتساب یہ ہے کہ وہ اپنے قول و عمل اور زندگی کے تمام معاملات پر کڑی نظر رکھے کہ وہ احکام الٰہی کے مطابق اور رسول اکرمؐ کی ہدایات کے تابع ہو رہے ہیں اور اس بات کو ذرا گوارا نہ کرے کہ ان کی ہدایات و احکام سے سر مو بھی انحراف کرے۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ روزہ مومن کے لیے گناہوں کے مقابلے میں ڈھال کی مانند ہے۔ چنانچہ اس طرح کہ جب انسان غیر مناسب بات کرے تو اسے روزہ یاد آ جاتا ہے۔ کسی سے زیادتی کا ارادہ کرے تو اسے روزہ یاد آ جاتا ہے کوئی غلط بات کہنے کا ارادہ کرے تو اسے روزہ یاد آ جاتا ہے اور ہر موقع پر جب کوئی برائی اس کے سامنے آتی ہے فوراً روزہ کا خیال اسے برائی سے بچا لیتا ہے۔

اسی طرح روزہ نیکی اور بھلائی کی ترغیب کا باعث بن جاتا ہے۔ جس نے روزہ رکھا ہے اسے خواہ مخواہ برادران کے ساتھ بھی نیکی کی ترغیب ہوتی ہے۔ جس طرح برائی اپنے ساتھ دوسری برائیاں لاتی ہے اسی طرح نیکی بھی اپنے ساتھ دوسری نیکیاں لاتی ہے اور جو شخص روزہ رکھ لیتا ہے نیکیوں کا رجحان اس کی طرف ہو جاتا ہے اور اس کے لیے نیکی کرنا آسان اور برائی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

روزہ ایک زندہ بیدار بن کر انسان کے احساس و شعور میں گہرا ہو جاتا ہے

آخری عشرہ میں عبادت کا خصوصی انتظام کریں

رمضان المبارک میں دعا کی مقبولیت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ تم کو خصوصی رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تنافس (اعمال) کو دیکھتا ہے اور تم فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے لہٰذا تم اللہ کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اچھے اعمال پیش کرو۔ بدنصیب وہ ہے جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔

(مجمع الزوائد ص ۱۴۲ ج ۳ بحوالہ الطبرانی الکبیر للطبرانی)

چند مسنون دعائیں

فرمایا معاذ بن زہرہ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

(ابو داؤد)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر کھولا۔

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہ فرماتے۔ (مسلم)

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب آخری عشرہ آتا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو عبادت کیلئے جگاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

شب قدر

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آ چکا ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم ہو گیا کل خیر سے محروم ہو گیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہو گا جو پورا پورا محروم ہو اور جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے۔ (ابن ماجہ عن انسؓ)

فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری عن عائشہؓ)

فرمایا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے (ابن ماجہ عن ابن عباسؓ) یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا اس کا ثواب بھی پاتا۔

آخری رات میں بخششیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت کی آخری رات ہے۔ شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے۔

(احمد عن ابی ہریرہؓ)

عید کا دن

فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندۂ خدا کے لیے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑاتے نکلے ہیں قسم ہے میری عزت و جلال اور کرم کی اور میرے علو و ارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر بندوں کو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا لہٰذا اس کے بعد عید گاہ سے بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعب)

فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (ابوداؤد عن ابن عمر)

ترجمہ:۔ پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں، اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے (ابن ماجہ) جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ترجمہ:۔ روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں۔ ایک افطار کے رسول اکرم صلی اللہ نے یہ دعا بھی پڑھی (ابو داؤد)

شب قدر کی دعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی ہے تو اس رات میں کیا دعا کروں؟

فرمایا:۔ دعا میں یوں کہنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

(ترمذی) ترجمہ:۔ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔



امن کا نوبل انعام پانے والے اسرائیلی وزیر اعظم

بیگن کا امن مشن

بیگن کے ہاتھ
۳۰ ہزار شامی، لبنانی، فلسطینی
باشندوں کے خون سے لتھڑے ہوئے ہیں

کیا بیگن کی طرح ریگن
کو بھی امن کا نوبل انعام
ملنے والا ہے۔

[illegible]

اقوام متحدہ کی امن فوج نے فلسطینیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے

عرب ممالک اپنی تاریخی اور قومی ذمہ داریاں پوری کریں: یاسر عرفات



[illegible]

افغان بحران کے حل کے لیے جنیوا مذاکرات بے نتیجہ ثابت ہوں گے

[illegible]

بھارت معاہدہ عدم جارحیت کے پاکستانی مسودے میں کافی تبدیلی کرے گا

[illegible]



اسلامی نظریاتی کونسل نے بلاسود بنکاری کو غیر اسلامی قرار دیدیا



طاہرہ نقوی کا انتقال ہو گیا

اس نظام شراکت میں کھاتے داروں کو مقررہ منافع کی ضمانت دی گئی ہے

بلاسودی بینکاری کے نام پر رائج طریقے میں فتنہ موجود ہے: خالد اسحاق

راولپنڈی — (سعود ساحر خاص نمائندہ جسارت) اسلامی نظریاتی کونسل نے ملک میں بلاسود بینکاری کے سلسلے میں نفع نقصان میں شرکت کی بنیاد پر قائم ہونے والے بلاسود کھاتوں کے نظام کو غیر اسلامی قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں کونسل نے اپنی حالیہ اجلاس میں غور و بحث کی اور حکومت کو چند سفارشات پیش کی ہیں جن کا مقصد نفع و نقصان میں شراکت کے کھاتوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا ہے۔ کونسل نے اپنی سفارشات میں کہا ہے کہ پی ایل ایس کے نظام میں ...

نظام کے نفاذ کی کوششوں کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں کونسل نے بعض غیر ملکی اخبارات کے اداریوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ کونسل نے اپنی سفارشات میں کہا ہے کہ دنیا بھر میں ماہرین معاشیات خصوصاً مسلمان بینکار کافی مدت سے پاکستان میں بلاسود بینکاری کے سلسلے میں ہونے والے اقدامات کا انتظار کر رہے تھے اور اس نظام کے نفاذ سے انہیں مایوسی ہوئی ہے۔ ... کونسل کے ایک اجلاس میں ممتاز ماہر قانون جناب خالد اسحاق نے ... نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا تھا ... اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان ... کہ پاکستان میں بلاسود بینکاری کا جو طریقہ کار رائج کیا گیا ہے اس میں فتنہ موجود ہے ...

کے ڈی سی ایمپلائز یونین نے ریفرنڈم جیت لیا

ورکرز اور دو رکنین ملازمین کو زبردست شکست، اسلام کی شمع ہر جگہ روشن ہوگی: شہنشاہ حسین

کراچی — (اسٹاف رپورٹر) کراچی ڈاک اسپورٹ ٹرسٹ کے ملازمین میں ... ریفرنڈم میں ... نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی ہے ... اسلام کی شمع ہر جگہ روشن ہوگی ...

مینار پاکستان کے اردگرد پانچ دروازے تعمیر کیے جائیں گے

ان دروازوں کو باب پنجاب، باب سندھ، باب سرحد، باب بلوچستان اور باب بنگال کا نام دیا جاتا ہے

قادیانیوں کے چوتھے خلیفہ کے انتخاب پر ہنگامہ برپا ہو گیا تھا

نئے خلیفہ کے سوتیلے بھائی مرزا رفیع احمد کو انتخابی اجلاس سے نکال دیا گیا

ایف ۱۶ طیاروں کی کارکردگی اطمینان بخش ہے: انور شمیم

پاکستانی پائلٹ جولائی میں امریکہ جائیں گے، شاہین سروس ایئرکرافٹ انڈسٹری میں داخل نہیں ہوگی

نیویارک میں دس لاکھ افراد کا مظاہرہ

سپر طاقتیں ترقی پذیر ممالک کو غلام بنانا چاہتی ہیں: ڈاکٹر ولایتی

خانہ کعبہ جانے کیلئے پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے

سعودی عرب کا کنٹرول ختم کر کے اسلامی انتظامیہ قائم کی جائے: کرنل قذافی

بیروت — (رائٹر) لیبیا کے لیڈر کرنل قذافی نے مطالبہ کیا کہ اسلام کے مقدس ترین مرکز خانہ کعبہ کو سعودی عرب کے قبضے سے آزاد کرایا جائے ...

ایرانی فوج لبنانی محاذ پر ...

پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو کنیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

سن رکھو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا (القرآن)

اسلام سے بغاوت کی سزا

القرآن

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے اس سے بڑی سزا ہے۔ (المائدہ — ۳۳)

اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت

اسرائیل نے تمام بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ میں بڑی فوجی کارروائی کی ہے۔ جنوبی اور وسطی لبنان پر اس باقاعدہ جارحانہ حملے میں سینکڑوں ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور طیاروں نے حصہ لیا ہے۔ حملہ آور فوجوں نے لبنان میں متعین اقوام متحدہ کی امن فوج کے دستوں کو روندتے ہوئے یہ کارروائی کی ہے اور تیزی سے پیش قدمی کرتے ہوئے طائر۔ الطیبہ اور شیبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ لبنان پر اس حملے کے لیے گذشتہ ہفتے برطانیہ میں مقیم اسرائیلی سفیر پر قاتلانہ حملے کو بہانہ بنایا گیا ہے۔ پہلے اسرائیل نے لبنان کے جنوبی اور وسطی علاقے پر اندھا دھند بمباری کی اور جب فلسطینی مجاہدین نے اس بمباری کا جواب اسرائیلی علاقے پر گولہ باری سے دیا تو اسرائیل نے ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور طیاروں کی مدد سے طوفانی حملہ کر دیا۔ اس کھلم کھلا جارحانہ کارروائی کو "امن برائے گلیلی" کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی گلیلی کے ساتھ ساتھ لبنانی علاقے سے فلسطینی مجاہدین کے مکمل خاتمے کی کارروائی تاکہ وہاں سے آئندہ اسرائیلی علاقے پر گولہ باری نہ ہو سکے۔

اسرائیل کی تازہ ترین فوجی کارروائی میں بھی بے حیائی اور ڈھٹائی کا عنصر پوری طرح غالب ہے۔ اس نے نہ صرف یہ کہ لبنان کی علاقائی خود مختاری کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ وہاں موجود اقوام متحدہ کی امن فوج کی چوکیوں کو بھی روند ڈالا ہے۔ اس کارروائی میں فلسطینی فدائین کے کیمپوں اور اڈوں کو تہس نہس کرنے کے ساتھ ساتھ شہری آبادی اور عورتوں بچوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ فلسطینی مجاہدین نے اس یلغار کو روکنے کی کوشش کی لیکن اسرائیل نے جس تیاری کے ساتھ یہ حملہ کیا ہے اس کے سامنے کسی گوریلا فورس کا زیادہ دیر ٹھہر نا ممکن نہ تھا۔ مسلسل خانہ جنگی کی وجہ سے خود لبنان کی فوجی قوت بھی ختم ہو چکی ہے اور اب اس میں اپنے بل پر کسی مزاحمت کی سکت باقی نہیں رہی ہے۔ جہاں تک لبنان میں موجود شامی فوج کا تعلق ہے اس کا مقصد بھی اپنی سرحدوں کو فلسطینی مجاہدین کی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ان حالات میں فلسطینی باشندے اسرائیل کی جارحانہ فوجی کارروائی کے سامنے جس کا مقصد ہی انھیں مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔ تنہا اور بے بس رہ جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ بھی ان کی مدد سے قاصر رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے فوری طور پر جنگ بندی کی اپیل کی تھی جسے اسرائیل نے ٹھکرا دیا ہے۔ امریکہ کے صدر ریگن نے بھی اسرائیل سے فوجی کارروائی روکنے کو کہا تھا لیکن اسرائیل نے آج تک اپنے اس سرپرست کے ایسے کسی مشورے کو قبول نہیں کیا جو اسے محض دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ روس اور فرانس نے اس جارحانہ کارروائی کی مذمت کی ہے۔ اسرائیل کو ان بڑی اقوام کی حکمت عملیوں کی حقیقت بھی معلوم ہے۔ جہاں تک عربوں کا تعلق ہے وہ آپس میں دست و گریباں ہیں اور اسرائیل کے خلاف کسی کارروائی کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف فلسطینی عوام بلکہ عالمی امن کے لیے بھی انتہائی خطرناک اور تباہ کن ہے۔ اگر اسرائیل جیسا چھوٹا سا ملک محض اس لیے کہ اسے بڑی طاقتوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ ایسی جارحانہ اور من مانی کارروائیاں کر سکتا ہے تو بڑی طاقتیں اپنی بالادستی کے لیے کیا کچھ نہیں کر گذریں گی۔ ہم اسرائیل کی اس وحشیانہ اور جارحانہ کارروائی کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور ان بڑی طاقتوں کی بھی جن کے بل بوتے پر اسرائیل یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ عرب ملکوں کو اس واقعے سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر انھوں نے آپس کے جھگڑے ختم نہ کیے تو اسرائیل یکے بعد دیگرے وہ ان سب کو ایسی ہی کارروائیوں کا نشانہ بنائے گا۔

ظلم اور غیر جانبداری

غیر جانبدار ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں ایک بار پھر افغانستان کا مسئلہ پیش ہوا اور گذشتہ سال دہلی کانفرنس کی طرح پھر اس کے سیاسی حل کی تلاش پر بات ختم ہو گئی جب حقیقت یہ ہو کہ دن رات روسی طیارے اور توپیں افغانستان کے شہروں اور دیہاتوں کو تباہ و برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جب سینکڑوں بے گناہ ظلم چھان نہ کرائے جاتے ہوں تو ایسی حالت میں سیاسی حل کی بات کرنے کا مطلب دنیا کو فریب دے کر روس کے اقتدار کو مستحکم اور مضبوط کرنا ہے۔

افغانستان ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ملک تھا جس سے روس کو کسی قسم کا خطرہ کبھی نہیں رہا۔ وہاں کس قسم کی حکومت ہو یہ افغانیوں کا اپنا داخلی مسئلہ تھا انہیں باہر سے فوج لیکر چڑھ دوڑنا کھلی چنگیزیت تھی کہ ایک جابر اور سفاک قوم پوری عسکری قوت کے ساتھ ان پر مسلط ہو جائے اور افغانیوں کو ملک سے نکال باہر کرے۔ انکا ظلم اور انکی بربریت اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ

کے لیے کھلونوں کی شکل میں بم گرائے جاتے ہیں۔ یہ دراصل ایک کھلی ہوئی نسل کشی ہے۔ اسکے باوجود یہ کہا جائے کہ مسئلہ کا سیاسی حل تلاش کیا جائے تو یہ صرف جارحیت کی حمایت ہے۔ افغان مظلوم ہیں۔ پھر سیاسی حل کون تلاش کرے کس سے یہ مطالبہ ہے۔ کیا ان ۲۰ لاکھ افغان مہاجرین سے جو گھر بار چھوڑ کر پاکستان میں مقیم ہیں۔ اگر سیاسی حل کا مطالبہ کرنا ہے تو یہ صرف روس سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی فوجیں واپس بلا لے اور اسکے بعد افغانستان کے عوام اپنی آزاد مرضی سے اپنی حکومت منتخب کر کے اپنے مسائل حل کر لیں۔

جب ظلم پوری طرح عیاں ہو اور مظلوم کی مظلومیت بھی ظاہر ہو تو غیر جانبداری کا مطلب ظلم کی حمایت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ غیر جانبدار ممالک ذہنوں کو صاف کریں اور حق و انصاف کی حمایت کریں ورنہ غیر جانبدار تنظیم خود روسی شکنجے میں پھنس کر دم توڑ دے گی۔

روزنامہ جسارت کراچی

ہمارا تشخص —— صرف اسلام

جب کوئی شخص غریب ہو جاتا ہے تو اس کی اچھی باتوں کو بھی لوگ بری نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس جس کے پاس دولت اور طاقت ہے وہ اپنی خامیوں کو دوسروں پر اور اپنے خرافات کو سنجیدہ گفتگو کی حیثیت سے اپنی پارہ پارگی کو علم، سائنس اور مذہب کے نام پر تھوپ سکتا ہے اس کے بے تکے لطیفے اور بیہودہ مذاق اور ... ہنسی کا باعث بنتے ہیں۔ [illegible] ... یہ بھی صادق آتی ہے۔

جب ہم مسلمان لوگوں کے پاس دولت اور طاقت تھی اور تہذیب، علم اور اخلاق ... فلسفی اور دانشمند ... [illegible] ... ہم ابن سینا، رازی اور غزالی کی صورت میں پیش کرنا چاہتے تھے اور آج جب بات ... [illegible] ... فرانس اور انگلینڈ کی ... کی نقل کر رہے ہیں ... اللہ کا نقشہ بھی بنا دیتے تھے۔

صلیبی جنگ کے موقع پر ... جواب دیا۔ آخرکار ... اور ہم مسلمانوں میں تفرقہ پڑ گیا ... ترک، ایرانی ... عرب ... ہم کی تقسیم ... گروہوں اور مختلف سوچ میں تقسیم کر لیا۔

دنیا کا نقشہ اپنے سامنے رکھئے ... [illegible] ... ایک عبادت ... مختلف طریقوں سے ادا کر لیتے ہیں۔ ایک جماعت سے دوسرے جماعت کا اختلاف ... ہر ایک اسلام سے دور ہو گیا اور ... کی طرف کھنچتا چلا گیا۔

اللہ کو فراموش کیا اور اس کی بجائے قبروں اور کھنڈروں کی خاک سے تمسک پیدا کر لیا۔

بیرونی اور غیر ملکی لوگ ہماری تباہی کا ذریعہ بن گئے۔ انھوں نے ہم کو دور فنا کو فضول اور لہو و لعب کھیل کھیلنے پر مجبور کیا ... خون کا کھیل، فرقہ بازی کا کھیل ... کا کھیل ... مشغول رہنے کا کھیل ... [illegible]

مغرب ... [illegible] ... جو ہم سے آگے نکل گئے تھے ... [illegible] ... کہ چاروں طرف کیا ہو رہا ہے۔

مغربی اقوام خواب سے بیدار ہو چکی ہیں اور ہم سو گئے۔ عیسائی

ڈاکٹر علی شریعتی

... [illegible] ...

ہم میں سے کچھ تو اپنے ماضی کے بارے میں ایسے دست و گریباں ہیں ... [illegible] ...

ہم میں سے کچھ ... [illegible] ...

ان ذہین و ... لوگوں کی نظر میں صرف غیر ملکی ہی انسان ہیں ... [illegible] ...

وہ ہمارے ... [illegible] ... طاقت ... [illegible] ... زیادہ ... [illegible] ...

زندہ تحریریں

ذہنی غلامی

ذہنی غلبہ و استیلاء کی بنا دراصل فکری اجتہاد اور علمی تحقیق پر قائم ہوتی ہے جو قوم اس راہ میں پیش قدمی کرتی ہے وہی دنیا کی رہنما اور لیڈر کی امام بن جاتی ہے اور اسی کے افکار دنیا پر چھا جاتے ہیں اور جو قوم اس راہ میں پیچھے رہ جاتی ہے اسے مقلد و متبع بننا پڑتا ہے اس کے افکار و معتقدات میں یہ قوت باقی نہیں رہتی کہ وہ دماغوں پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں۔ مجتہد و محقق قوم کی طاقت ور افکار و معتقدات کا سیلاب اس کو بہالے جاتا ہے اور اس میں اتنا بل بوتا نہیں رہتا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہ سکے۔ مسلمان جب تک تحقیق و اجتہاد کے میدان میں آگے بڑھتے رہے تمام دنیا کی قومیں ان کی پیرو اور مقلد بنیں اسلامی فکر ساری نوع انسانی کے افکار پر غالب رہی ... مگر جب مسلمانوں میں ارباب فکر اور اصحاب تحقیق پیدا ہونے بند ہو گئے جب انھوں نے سوچنا اور دریافت کرنا چھوڑ دیا۔ جب وہ اکتساب علم اور اجتہاد فکر کی راہ میں تھک کر بیٹھ گئے تو گویا انھوں نے خود دنیا کی رہنمائی سے استعفیٰ دے دیا۔ دوسری طرف مغربی قومیں آگے بڑھیں۔ انھوں نے غور و فکر کی قوتوں سے کام لینا شروع کیا کائنات کے راز ٹٹولے اور فطرت کی چھپی ہوئی طاقتوں کے خزانے تلاش کیے اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا مغربی قومیں دنیا کی رہنما بن گئیں اور مسلمانوں کو اسی طرح ان کے اقتدار کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا جس طرح کبھی دنیا نے خود مسلمانوں کے اقتدار کے آگے خم کیا تھا

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(تنقیحات —— صفحہ)

دوا ـــــــ کشتہ صدیقی

خود بیدری سے تو لڑتے نہیں اور اس کے بجائے

آپ کی ساری توقع ہے فقط امریکہ

واقعہ یہ ہے کہ بس میر تقی میر ہیں آپ

یعنی عطار کے لونڈے ہی سے لیتے ہیں دوا

شاعر کے دیوان پر ہائی کورٹ کا جرمانہ

ہم آپ سے پہلے شاعر کی کچھ اور دلی خواہش … نکلی کہ یہ

خدا سر جیسے تو سودا دے تری زلفِ پریشاں کا
مگر اے ہمد دیا اور زلفِ پریشاں کا سودا بھی لیکن پرانے شاعر کی ہزاروں خواہشیں تھیں جن پر شاعر کا دم نکلا۔ صرف ایک ہی تو خواہش تھی جو ساری زندگی پوری ہو کر نہ ہوئی اور شاعر کا اس آرزو میں دم نکل گیا۔

آج کے اُردو شاعر اور وہ بھی برطانیہ میں مقیم شاعر کے سے

ب پر آئی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شاعری میں میری بسر ہو یارب

اور زلفِ پریشاں کے سودے کی دعا کے بجائے آج کا شاعر شاعری کی سودا بازی کرنا چاہتا ہے اور سے

ہو مجھے شاعری کا سودا عطا یارب

وہ آج کل اچھے بھلے اور اُردو کے شعراء نہایت معصوم ہیں لہٰذا ان کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور ان کو شاعری کا سودا عطا کر دیا جاتا ہے اور سودے بازی بھی شاعری ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے اور کاروبارِ شاعری ہی ان کا کاروبار ہو جاتا ہے اور وہ شاعری کا خاتمہ کر کے شاعری کی دکانداری

کرتے ہیں۔
کچھ ایسا ہی واقعہ لندن میں رہنے والے ایک اُردو شاعر کے ساتھ پیش آیا جس نے اپنے مجموعۂ شعری کا چھاپا خانہ لگا کر اپنا مجموعۂ کلام بیچنا شروع کر دیا ابھی حال ہی میں روزنامہ جنگ لندن میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کی سرخی ہے "مجیب ایمان اپیل ہار گئے" اپیل

ہارنے کا قصہ یہ ہے کہ اُردو کے شاعر مجیب ایمان نے مختلف کتب خانوں کو اپنا شعری مجموعہ بھیجا اور پھر ان سے کتاب کی قیمت طلب کی۔ بسٹر شیٹ ڈاؤنز میں واقع نارتھ لندن کی عدالت نے مجیب ایمان کو بلا مانگے اشیاء اور خدمات پیش کرنے کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۱ کے تحت دو سو پچیس (۲۲۵) پونڈ جرمانے کی سزا دی تھی۔ مجیب ایمان پر الزام

یہ تھا کہ انہوں نے اپنے شعری مجموعے "ایک شب کی تقسیم" (۲۲) جلدیں لندن کی لائبریریوں کو بھیجی تھیں اور ان کتب خانوں سے پانچ پانچ پونڈ فی جلد کتاب کی قیمت طلب کی تھی جس پر لندن کی تین بورو کونسلوں نے مجیب ایمان کے خلاف قانونی کارروائی کی تھی۔ شاعر نے اس فیصلے کے خلاف کراؤن کورٹ میں اپیل کی جس نے جرمانہ کی رقم کم کر کے پچھتر (۷۵) پونڈ کر دی۔ مجیب ایمان ڈٹے رہے اور اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی جو لارڈ جسٹس آرمراڈ اور جسٹس فوربس نے مسترد کر دی۔ لارڈ جسٹس آرمراڈ نے کہا کہ

محفلِ لندن

سید معین الدین شاد

"جنوری ۱۹۸۰ء میں مجیب ایمان نے اپنی کتاب کی جلدیں لندن بورو کی لائبریریوں کو بھیجنا شروع کی تھیں" لارڈ جسٹس آرمراڈ نے کہا کہ یہ واضح ہے کہ مجیب ایمان اس سلسلے میں اثر سے بیا بعض اقدامات مناسب جانتے تھے یہ پوچھنے پر کہ مجیب ایمان کو یہ اپیل یا جو دینے کے بعد کیوں کیا … [illegible] اس ایکٹ کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔

روزنامہ جنگ لندن میں مجیب ایمان … [illegible] … جنگ کی خبر چھپی تھی کہ برطانیہ انجمن ترقی اُردو لندن کی ماہانہ تنقیدی نشست جو اردو مرکز لندن میں منعقد ہوئی اس میں مشتاق معزز یافتہ شاعر کے واقعات پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ اس محفل میں شاعر جناب مجیب ایمان بھی تشریف فرما

تھے۔ اس فیصلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اپنی سزا کا معاملہ یا ڈس آف لارڈز تک لے جائیں گے بغیر منقسم ہندوستان میں مقدمہ بازی پریوی کونسل لندن تک مقدمہ بازی کیا کرتے تھے۔ شاعر ممدوح نے ملکہ برطانیہ کی جشن سیمیں کے سلسلے میں پہلے ایک قصیدہ لکھا تھا۔ شہزادہ چارلس کی شادی کا سہرا منظوم کیا تھا اور شاہی محل میں بھیجا تھا اس کے بعد میں بورو کونسل نے ان کو تین سو پونڈ کا ایک انعام دیا کہ خوشخبری سنائی گئی تھی۔ سو جب یہ چرچا ہوا یہ شاعر سزا یافتہ ہے تو یہ انعام روک لیا گیا۔

صدرِ پاکستان کو بھی شاعر صاحب نے ایک خوبصورت قصیدہ لکھ کر بھیجا تھا جس پر صدر مملکت نے فرمایا تھا کہ شاعر کو ابھی شاعری اصلاح لینی … ملک و قوم کے لئے

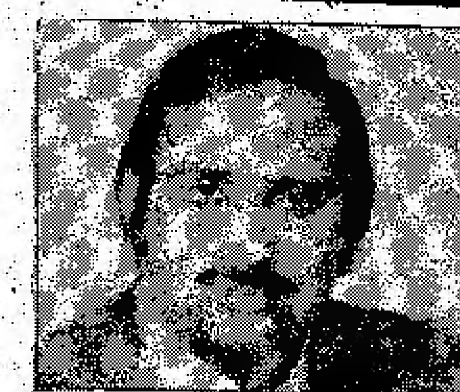
جہاں تک انعام کا تعلق ہے کہ مطلب یہ تھا کہ اب قصیدوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ یہ خبر روزنامہ جنگ لندن میں بھی صدر شاعر کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔

جناب قطب الدین عزیز مدیر اطلاعات سفارتخانہ پاکستان لندن نے جناب مجیب ایمان کے کلام کا موازنہ

کلام پر کیا ہے۔ ... جو کچھ فرمایا ہے مجیب ایمان کا کلام غالب اور اقبال کے کلام کا نچوڑ ہے۔
ہم تو کلام اور لندن کے متعدد معتبر حضرات کی جناب قطب الدین عزیز صاحب نے فرمایا ہے غالب اور اقبال کو قطب الدین عزیز صاحب نے جیسا سمجھا ہے وہ اس فقرے سے ہی سامنے آجاتا ہے۔ مجیب ایمان صاحب کو قطب الدین عزیز صاحب بہتر سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے مجیب ایمان صاحب نے کلامِ غالب کو نچوڑا پھر کلامِ اقبال کو نچوڑا اور پھر اس محلول کو یکجا کر کے اپنی شاعری کی بنیاد رکھی کہ ادا ہی کثرت سے وہ تیار ہو گئی ہے تھی مجیب ایمان صاحب کا کلام بلا ضبط نظام جس کی ایک جلد چھپ چکی ہے۔ دو جلدیں مسودہ کی شکل میں بھی نہایت خوبصورت جلدوں کے ساتھ ہر ایک کے ہاتھ میں ہر شکوہ میں ہوتی ہیں۔

آج کل برطانیہ میں ہر اردو شاعر صاحب دیوان بن رہا ہے بعض تو ایک ایک مجموعۂ شعری چھپوا چکے ہیں بعض کے آنے والے ہیں اور بعض شعراء کی دو دو جلدیں چھپ کر بلا انتقال ہاتھ فروخت ہونے کی بجائے شاعر کی خوش فہمی بن کر شبستان میں شاعر کے ساتھ سوتی ہیں برطانیہ میں رہنے والے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر ان شعراء الندن کو گھر سے نکال کہیں پھینکوا دیا جائے تو ایک اچھی خاصی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے کتابیں یاروں اور دوستوں میں تو مفت بانٹی بھی نہیں جا سکتیں کیونکہ ان کے یاروں کو یہ اپنی کتاب پہلے ہی نذر کر چکے ہیں۔



شاعرِ اعتبار ...... اشفاق حسین

اشفاق پہلے بھی اچھے شعر کہتے تھے لیکن اب ان کے فن میں مزید نکھار پیدا ہو گیا ہے۔ ہجرت کے گوناگوں تجربات کو انہوں نے جس تازگی اور تابناک کاری کے ساتھ پیش کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے یہاں تفصیل تو نقل نہیں کی جا سکتیں اس لئے چند غزلیہ اشعار ہی پر قناعت کیجئے۔

تلاش میں ہے نشاں میں عمر کٹ گئی
زمین ملی تو آسمان کھو گئے

سفر عجب ہے کہ ننگے پاؤں مرے آنگن کے بیچ
گھر روشنی کے نام سے بھی آشنا نہیں

دیار ہے جس پہ لگا ہوا ہے سامنے
جھکو وہاں لکھا ہے کسی نے پڑھا نہیں

لوٹتے مقتل کی جھیں مضمحل قدموں کی چاپ
مستقل ہی یہ صدائیں جو کہیں نایاب تھیں

خود اپنی ذات کے اندھے کنوئیں میں گر کر
مرے بیٹے ہیں ستاروں سے ہم کلامی کے

تمنا ختم ابھی ہم اک روز بھول جائیں گے
ہمیں ہے اسکا یہاں ڈر کہ وطن سے کم

فیض صاحب بال بال بچ گئے

لندن —————— اُردو کے ممتاز شاعر فیض احمد فیض جو آج کل بیروت میں ہیں ۴ جون کو بیروت پر اسرائیلی بمباری سے بال بال بچ گئے۔ اسرائیلی بمباری کے دوران بیروت میں فیض صاحب کے دفتر پر بم گرا تھا جس سے ان کے دفتر کا ٹیلی فون اور ٹائپ رائٹر جل گئے تھے۔ اتفاق سے فیض صاحب اس وقت اپنے دفتر میں نہیں تھے اور وہ اس بم سے بچ گئے۔

[illegible]

پشاور — پاکستان ٹیلی ویژن کے مشہور کمپیئر اور ریڈیو اور ٹی وی کے ممتاز فنکار طارق عزیز نے آٹھ سال [illegible] کیا ہے جن کا تعلق پشاور کی ایک خاتون ڈاکٹر [illegible] سے شادی کی ہے۔ [illegible]



شاعر بمبئی کے مدیر اور ممتاز شاعر افتخار امام صدیقی

گفتگو : ممتاز احمد خان

نام	افتخار امام صدیقی
والد کا نام	اعجاز صدیقی
دادا کا نام	سیماب اکبر آبادی
تاریخ پیدائش	۱۳ / مئی ۱۹۴۷ء
جائے پیدائش	آگرہ (یوپی)
تعلیم	بی۔ اے
شاعری کی ابتداء	۱۹۶۰ء
اصناف میں طبع آزمائی کی	غزل، نظم، تنقید، انٹرویو
شاعر کی ادارت	۱۹۶۸ء سے

کئی عرضیتیں ہیں اردو بہرحال ہندوستان میں زندہ و تابندہ رہے گی۔

سوال : اب کچھ بیں فکشن کا ہو جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان اور ہندوستان کے افسانے کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب : جہاں تک فارم اور تکنیک کا تعلق ہے دونوں ملکوں کے افسانہ نگار... [illegible]

سوال : شاعری کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب : شاعری کی عمر نثر کی عمر کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے... [illegible]

[illegible]

اچھے ناول پاکستان ہی میں تخلیق کیے گئے

اقبال کی بلندیوں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکا

ہم نے شاعر کا چراغ ہر حال میں جلائے رکھا

وکرشن چندر یا وقار ملک!

[illegible]

سوال : پاکستان ادیبوں کے بارے میں کوئی تاثر جو آپ بیان کرنا چاہیں؟

جواب : میں انشاء اللہ اپنے تاثرات کا اظہار اپنے سفرنامے میں کروں گا۔ ابھی نہیں۔

...بہتی ہوگی اور دم بھی خاصی تلخ ہوگی۔

سوال : اس سلسلے میں ایک وضاحت کر دوں کہ میں صرف مخصوص مشاعروں میں شرکت کرتا ہوں۔ رسالے کے مدیر کی حیثیت سے میری کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

غزل : افتخار امام صدیقی

وہ نہیں ملتا مجھے اس کا گلہ اپنی جگہ!
اس کے میرے درمیاں کا فاصلہ اپنی جگہ

دل کہ موسم کے نکھرنے کیلئے بے چین ہے
جم گئی ہے ان کے ہونٹوں کی گھٹا اپنی جگہ

زندگی کے اس سفر میں سیکڑوں چہرے ملے
دل کشی ان کی الگ پیکر ترا اپنی جگہ

تجھ سے مل کر آنے والے کل سے نفرت ہو لی
اب کبھی تجھ سے نہ بچھڑوں یہ دعا اپنی جگہ

کر کبھی تو میرے دل کی خواہشوں کا احترام
خواہشوں کی بھیڑ اور ان کی سزا اپنی جگہ

اک مسلسل دوڑ میں ہیں منزلیں اور فاصلے
پاؤں تو اپنی جگہ ہیں، راستہ اپنی جگہ

سلسلۂ ہدایت



اسکاربرو کے دس سالہ وسیم سید جنہوں نے جنوری ۱۹۸۲ء کو قرآن پاک ختم کیا اور اپنے گھر کے دور میں چودہ پارے کے اختتام پر پہنچے ہیں

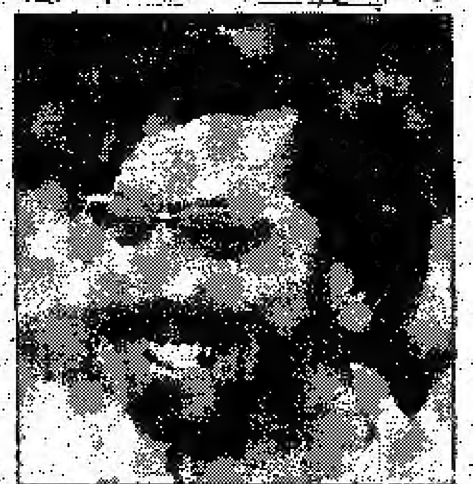
*

نوٹ: جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کرلیا ہے وہ ان کی تصویر مع نام عمر اور جگہ کی صراحت کے ساتھ "الہلال" میں اشاعت کے لیے بھیج سکتے ہیں۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و ولولہ پیدا کرنا ہے۔ (ادارہ)

ایلیٹ نے پاکستان کو ۳-۱ سے شکست دیکر ہاکی ٹورنامنٹ جیت لی

عالمی چیمپئن ٹیم عبرتناک شکست سے دوچار ہو گئی۔ بعد ازاں آسٹریلیا نے بھارت کو ۲-۱ سے ہرا دیا

کراچی — (نمائندہ) ...



پاکستان میں قمری کیلنڈر

اسلام آباد — باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے قمری کیلنڈر رائج کرنے کا اصولی فیصلہ کیا ہے توقع ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی، ماہرین کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر اس تبدیلی کی تفصیلات طے کرے گی اس سلسلہ میں کمیٹی کو دوسرے اسلامی ممالک سے جہاں قمری کیلنڈر رائج ہے تفصیلات حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

صدر ضیاء الحق آرام سے ہیں

راولپنڈی — (اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی صحت نہایت اطمینان بخش طور پر بہتر ہو رہی ہے ... انہیں گردہ کے شدید درد کی تشخیص اور علاج کے لیے ملٹری اسپتال میں داخل کیا گیا۔

بھارت کے سابق اولمپین نے غربت سے تنگ آکر تمغہ بیچ دیا

جالندھر — ...

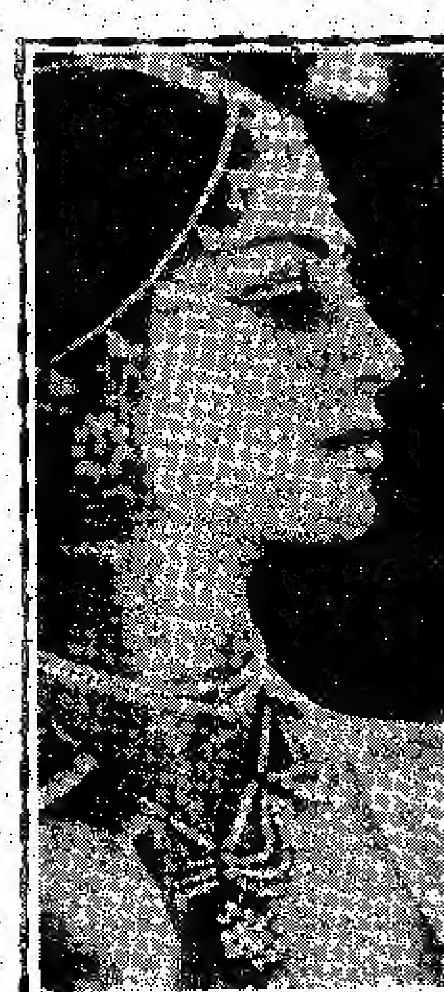
ابوظبی میں ایک پاکستانی کو سزائے موت

قتل کے الزام میں دوسرے کو ۱۲ سال کی قید

ابوظبی — (پی پی آئی) ...



لاہور — (اے پی پی / پی پی آئی) برصغیر پاک و ہند کے ممتاز و مقبول فلمی اداکار سنتوش کمار ۵۶ برس کی عمر میں آج شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب چل بسے۔ سنتوش کمار جن کا اصل نام سید موسیٰ رضا تھا ... ان کا انتقال ہو گیا تھا۔



بھارتی اداکارہ فیض احمد فیض کے بھانجے سے شادی کر رہی ہیں

بمبئی — بھارت کی ممتاز اداکارہ سیمی گریوال نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ ممتاز شاعر فیض احمد فیض کے بھانجے سلمان تاثیر کے ساتھ عنقریب شادی کر رہی ہیں ...

سیمی گریوال

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

۲۹ سالہ نوجوان پاکستانی ڈاکٹر کیلئے مسلمان پاکستانی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے رابطہ قائم کیجئے۔
S. IQBAL c/o AL-HILAL

۲۴ سالہ پاکستانی خوبصورت نیک، سنی العقیدہ، امریکی شہریت کی حامل اور امریکن میڈیکل کالج سے تعلیم یافتہ لڑکی کے لئے نیک معقول اور تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلات کیلئے رابطہ قائم کیجئے۔
M.B. c/o AL-HILAL

اچھے پاکستانی خاندان کی ۲۳ سالہ خوبصورت مہذب اور کمپیوٹر کالج سے گریجویٹ لڑکی کیلئے انجینئر، ڈاکٹر، وکیل یا دیگر اچھے عہدے پر مامور لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کی عمر زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال اور قد کم از کم ۵-۸ ہونا چاہیئے جلد کوائف بمعہ تصویر ارسال کریں
M. SYED,
POST BOX # 5,
STATION "A"
MISSISSAUGA
ONT. L5A 2Y9

امریکہ میں مقیم اچھے خاندان کی مسلم ۳۱ سالہ قبول صورت گریجویٹ لڑکی کیلئے ۳۳ تا ۳۸ سالہ ازدواج میں سنجیدگی سے دلچسپی رکھنے والے تعلیم یافتہ پروفیشنل کا رشتہ مطلوب ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے رجوع کریں
M.A. c/o AL-HILAL

پاکستانی فلمیں برائے نمائش

شمالی امریکہ میں نمائش کیلئے اعلیٰ معیاری اردو اور پنجابی فلمیں ہمارے پاس سے دستیاب ہیں۔
الیورنیو فلمز
(416) 762-4886

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جسکی پیشگی ادائی ضروری ہے۔

پاکستان میں جاپان کے اشتراک سے کاریں بنانے کے معاہدے پر دستخط ہو گئے

ایران نے عراق سے ۱۵۰ ارب ڈالر تاوان جنگ طلب کر لیا

عراقی صدر صدام حسین کے خلاف جنگی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے

امریکہ اس علاقے کے معاملوں میں مداخلت نہ کرے

ایرانی صدر علی خامنہ ای کی وارننگ

اسرائیل کی ڈھٹائی میں مسلم حکومتوں کی بے حسی کا بڑا حصہ ہے: چوہدری رحمت الٰہی

ایران اور عراق جنگ ختم کر کے پوری قوت مشترکہ دشمن اسرائیل کے خلاف استعمال کریں

اسرائیلی حملہ کے خلاف عرب ارباب اقتدار کی خاموشی

عراق و ایران جنگ بند کر دیں: اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ کی اپیل

اسرائیل نے امریکہ سے مشورہ کر لیا تھا

چین کا انکشاف

حیدر فاروق مودودی کی درخواست پر

چوہدری رحمت الٰہی کو عدالت میں طلب کر لیا گیا

ڈاکٹروں میں بے چینی بڑھ رہی ہے

فلسطینیوں کے شانہ بشانہ لڑنے کیلئے پاکستانی فوج لبنان بھیجی جائے

تحریک استقلال کے سیکرٹری جنرل مشیر پیش امام کا مطالبہ

دہلی میں عرب ثقافتی مرکز پر فلسطینی طالب علموں نے قبضہ کر لیا

عرب قونصل کی کمپنیاں انہیں دمشق لے جانے پر رضامند

جنیوا مذاکرات سے مسئلہ افغانستان جلد حل ہو جائیگا: نرسمہا راؤ





لبنان میں اسرائیلی وحشیانہ قتل عام کے خلاف احتجاج میں ڈلاس (ٹیکساس) کے مسلمان طلبا کا مظاہرہ

جیتی جاگتی زندگی —— شمع فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

مجھ سے اپنی بہن کی خوشی نہیں دیکھی جاتی

چند ماہ قبل میری منگنی ٹوٹ گئی۔ میں اس پر ابھی تک دل برداشتہ ہوں۔ میرا دل کسی چیز میں نہیں لگتا۔ لیکن گھر والوں کو میری بالکل پرواہ نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنے آپ میں مگن ہے۔ سب خود غرض ہیں۔

ادھر آجکل میری بہن کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی ہیں۔ میری بہن بہت خوش ہے۔ یہ زندگی بھی عجیب ہے۔ ایک بہن خون کے آنسو رو رہی ہے اور دوسری بہاروں سے کھیل رہی ہے۔ میری امی بھی ہر وقت اس کی شادی کے سلسلے میں مصروف رہتی ہیں۔ امی اور باجی دن کا زیادہ حصہ شاپنگ میں گزارتی ہیں۔ مجھ سے اس کی خوشی نہیں دیکھی جاتی۔

میرے سابق منگیتر میرے خالہ زاد تھے۔ میری خالہ یہیں رہتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ انہیں بھی شادی میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ میں شادی کے موقع پر ان کی موجودگی برداشت نہیں کر سکتی۔ بتائیے کیا میں اپنی بہن کی شادی میں شرکت کروں یا اس موقع پر کہیں چلی جاؤں۔

ایک لڑکی

ہاں ہاں ضرور کہیں چلی جائیں تاکہ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع مل سکے۔ ابھی تو یہ بات صرف آپ کو معلوم ہے کہ آپ اپنی بہن کی خوشی پر جلتی ہیں۔ پھر زمانے بھر کو خبر ہو جائے گی۔ ارے بابا! منگنی ہی تو ٹوٹی ہے نا قیامت تو نہیں آئی۔ بڑی رشتے داری میں ایک نیا رشتہ گانٹھنا چاہا تھا۔ لیکن نہ ہو سکا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خونی رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ خالہ تو کیا۔ اس کا بیٹا۔ (آپ کا سابق منگیتر) بھی آئے تو مضائقہ نہیں۔ دو سرے لوگوں میں اپنے عزیزوں کی خوشی میں شریک نہ ہوں۔ کتنی بری بات ہے۔

منگنی ٹوٹنے کا سوگ کافی منایا جا چکا۔ خود آپ کو کام میں دلچسپی نہیں تو شکایت امی اور بہن سے ہے۔ کہ وہ آپ کی پرواہ نہیں کرتیں۔ کیا مطلب ہے آپ کا؟ یعنی کیا چاہتی ہیں آپ کہ آپ کی منگنی ٹوٹنے کے غم میں آپ کی بہن شادی سے انکار کر دے۔

نہ۔ یہ شکل بنا کر نہ بیٹھیں۔ بہن سے پوچھیں کہ ان کا کوئی کام تو ادھورا نہیں۔ امی کو کہیں کہ وہ گھر پر رہا کریں اور آپ دونوں بہنیں جا کر شاپنگ کیا کریں۔ یہ نہ سمجھیں کہ کل یہ دن آپ پر بھی آئے گا انشاءاللہ، اور اب آپ کو اپنی بہن کی یہ اہتمام اچھی نہیں لگتی۔ خود غرض نہیں بنئے۔

امید کے چراغ

ہم پانچ بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ دو بہنیں مجھ سے بڑی اور شادی شدہ ہیں۔ میں تیسرے نمبر پر ہوں۔ ایک بہن کے شوہر ڈاکٹر اور دوسری کے لیکچرار ہیں۔

تقریباً دو سال قبل میں ایک تقریب میں گئی۔ وہاں میں نے 'الف' کو دیکھا۔ چند روز بعد اس کی بہن سے ملاقات ہوئی تو میں نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے لیکن کہہ نہیں پا رہی۔ بالآخر اس نے مجھے بتا دیا کہ میرا بھائی تمہیں پسند کرتا ہے اور اس نے تمہاری تصویر مانگی ہے۔ میں نے والدین سے پوچھ کر اسے اپنی تصویر دے دی۔

اس کے بعد میں الف کے بارے میں سوچنے لگی۔ پھر وہ ہمارے ہاں آنے لگا۔ میرے والدین بھی اسے پسند کرتے ہیں۔ اس کی تعلیم الف اے ہی ہے۔ لیکن وہ ابوظہبی میں بہت اچھی ملازمت پر ہے۔

مجھے اب ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ اگر اس نے میرے لئے رشتہ بھیجا تو میرے والدین کہیں اس کی کم تعلیم کی وجہ سے انکار نہ کر دیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ جس شخص میں اتنی خوبیاں ہوں کیا اسے محض اس ایک وجہ سے ٹھکرا دیا جائے گا۔

کاملہ نجم

چھپا ہے دل میں امید و بیم کے چراغ جلتے بجھتے رہیں، پھر جب مراد بر آتی ہے تو اس کی خوشی کچھ زیادہ ہی لطف دیتی ہے۔ اگر آپ کے والدین الف کو قطعی طور پر ناپسند کرتے ہوتے تو وہ آپ کو اپنی تصویر دینے کی اجازت نہ دیتے۔ لڑکا کم تعلیم یافتہ ضرور ہے لیکن ان پڑھ تو نہیں۔ پھر وہ ایسی جگہ پر ملازم ہے جہاں کا ویزا لینے کے لئے لوگ سو پاپڑ بیلتے ہیں اور جو لڑکے اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ اپنے گھرانوں کا مقدر بدل دیتے ہیں۔

اب آپ کے والدین اتنے بھی کم فہم نہ ہوں گے کہ لڑکے میں صرف اعلیٰ تعلیم تلاش کریں۔ چاہے وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ کسی دفتر میں کلرک ہی ہو۔ میرا خیال ہے انہیں یہ رشتہ منظور کر لینا چاہیے۔ کہو تو ان کے نام سفارشی کا خط لکھ دوں!!



دل برداشتہ نہ ہوں

میرے سب بہن بھائی اور والدین یہیں پر ہیں۔ میں نے ایک دکان لی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں میرے ماں باپ نے مجھے ایک پیسہ تک نہیں دیا۔ میں نے دوستوں کی مدد سے سب کام چلایا ہے۔ لیکن کاروبار کافی مندا ہے۔ مجھے یہ کام کرتے ہوئے کئی ماہ ہو گئے ہیں ابھی تک اس قدر نہیں کما سکا کہ قرض اتار سکوں۔ میں اپنے اللہ تعالیٰ کی طرف مایوس نہیں ہوں لیکن قرض خواہوں کے تقاضے بڑھتے جاتے ہیں۔ میں بہت مصیبت میں پھنس گیا ہوں، میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میں یہ قرض وغیرہ کیسے ادا کروں گا۔ قسمت بھی میرا ساتھ نہیں دیتی۔

ایک بدنصیب

جب آپ نے والدین سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا تھا تو اس وقت آپ کے دل میں خود مختاری کا جذبہ کارگر تھا۔ آپ خود انحصاری کے بل بوتے پر زندگی گزارنے کی خواہش رکھتے تھے۔ ورنہ آپ عمر بھر والدین کے ساتھ ہی کیوں نہ رہ لیتے۔

اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کن حالات میں اپنا الگ کاروبار شروع کیا۔ کوئی ناراضگی ہوئی۔ کسی بات پر کوئی اختلاف ہوا۔ کیا آپ نے ایسا کرتے ہوئے کسی سے صلاح مشورہ کیا۔ اگر نہیں تو پھر کیوں توقع رکھتے ہیں کہ آپ کے والدین یا بہن بھائی آپ کی مدد کریں گے۔ ہر کوئی اپنی مدد آپ کرتا ہے۔

فرض کریں کہ آپ نے جو کام شروع کرنا چاہا اس کی فی الحال اتنی آمدنی نہیں ہے کہ آپ اپنے قرض ادا کر سکیں تو پھر اس کی بجائے کوئی اور کام کریں۔ کوئی ملازمت کر لیں۔ تاکہ آپ روزی کما سکیں۔ رقم کی ضرورت ہو۔ آپ اپنی ہی صلاحیتوں کے سہارے زندگی گزاریں۔ اس صورت میں، دکان فروخت کر کے مارگیج کی رقم ادا کر دیں۔ یا پھر کسی قابل اعتماد دوست سے شراکت داری کر لیں تاکہ وہ بھی کاروبار میں رقم لگا سکے۔ دونوں مل کر محنت کریں۔ اور آمدنی منقسم کر لیں۔ آپ نے ایک تجربہ کیا کامیاب نہیں ہوا تو اس میں دل برداشتہ ہونے کی کیا بات ہے۔ ایک اور نیا تجربہ کریں۔ نئی راہیں تلاش کریں۔ کچھ نہ کچھ ضرور ہو جائے گا۔

بے نام پریشانی

میری عمر انیس سال ہے۔ تقریباً دو سال سے میری طبیعت میں اضطراب سا رہتا ہے۔ کسی کام میں جی نہیں لگتا۔ کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ خاموش طبع ہو گیا ہوں۔

بچپن میں مجھ میں خاصی خوبیاں ہوا کرتی تھیں۔ وہ خوبیاں جانے کہاں گئیں۔ خود اعتمادی کی بہت کمی ہے۔ میوزک سننا اور خط و کتابت کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ دیگر سرگرمیوں سے دل اچاٹ سا رہتا ہے۔

کہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ طبیعت میں اضطراب کسی نازنین کی اسیری کی وجہ سے ہے۔ بالکل نہیں۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ میری اس اداسی کی وجہ کیا ہے۔

(ایک پریشان حال)

کسی کی زلف کی اسیری کا تو ابھی کوئی موقع ہی نہیں ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ آپکی پریشانی کا کچھ سبب یہی ہو کہ مجھے ابھی تک یہ موقع نصیب نہ ملا۔

میاں صاحبزادے خط و کتابت کرنا اور میوزک سننا مشاغل ہیں۔ یہ کل وقتی مصروفیت نہیں ہوتی چاہیے۔ آپ اس کے علاوہ بھی تو کچھ کرتے ہوں گے۔ پڑھتے ہیں کوئی کام کرتے ہیں یا صرف ریڈیو ہی سنا کرتے ہیں۔ ہر وقت ریڈیو سننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی تعمیری بات نہیں ہے۔ عملی زندگی سے تنہائی پسند ہیں۔

اس طرح خط و کتابت کرنا ایک حد تک اچھا ہے۔ اس سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ روابط بڑھتے ہیں۔ انسانی رشتے قائم ہوتے ہیں لیکن اپنے گرد و پیش سے غافل ہو کر محض خط و کتابت کرتے رہنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ دوسروں کے قریب سے گھبراتے ہیں۔ آپ کو دوست بنانے نہیں آتے۔ آپ دوستی کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

دیکھو میاں یہ جو کمرے میں بند ہو کر موسیقی سننے کی نہیں ہے۔ باہر نکلو گے، لوگوں سے ملو گے، گھومو پھرو گے، کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو دل پریشان ہونا چھوڑ دے گا۔

کڑوا گھونٹ

میں آجکل عجیب کشمکش و تذبذب میں ہوں۔ میں بڑی آپا کے یہاں رہتی ہوں۔ ان کی بیٹی جوان ہے۔ میرا بیٹا اس سے دو سال بڑا ہے۔ میری خواہش تھی کہ میں اسے بہو بناؤں۔ لیکن حالات کچھ ایسے ہو گئے کہ میرا بیٹا امریکہ چلا گیا۔ اب وہ آنے کا نام نہیں لیتا۔ خط میں اشارتاً یہ بھی لکھتا ہے کہ میری شادی کی فکر نہ کریں۔

چند روز پہلے آپا نے ایک لڑکے کی تصویر دکھائی۔ لڑکا تو خیر نہیں مرد تھا پورا۔ کہنے لگیں یہ اس کا منگیتر ہے۔ میں بہت خوش ہوئی۔ پیار کیا دعا دی۔ لیکن مجھے کہیں سے پتہ چلا کہ وہ شخص شادی شدہ ہے۔ اور اس کے بچے بھی ہیں۔ اس کی پہلی بیوی انگریز ہے۔

اگر میں آپا کو بتاتی ہوں تو وہ کہیں گی کہ میں نے یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ میرے دل میں جذبہ حسد ہے۔ میں رنگ میں بھنگ ڈالنا چاہتی ہوں۔ اگر میں نہ بتاؤں تو مجھے احساس جرم رہے گا۔ آخر وہ بھی میری عزیزہ ہے۔ یقین کیجئے بہت پریشان ہوں۔ بتائیے کیا کروں۔

مسز الف

اب کی نیت صاف ہے۔ آپ کے دل میں اپنی بہن اور بھانجی کے لئے خلوص ہے۔ بات میں تو آپ ٹھیک ہے کہ اپنی بہن کو صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیں۔ یہ بھول جائیں کہ آپ اسے بہو بنانا چاہتی تھیں۔ آپ کی وہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ ایک طرح سے اچھا ہی ہوا جو آپ نے اپنے بیٹے کے معاملے میں عام والدین کی طرح اس معاملے کو عزت کا سوال بنا کر نہ رکھا۔ ورنہ یہ بعید ہے اس کے نتائج اچھے اخذ نہیں ہوتے۔

آپ اپنی بہن کو اعتماد میں لے کر سب کچھ بتا دیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں خود بھی پس منظر کی کہانی معلوم ہو۔ آپ تک وہ کسی اور ہیر پھیر سے پہنچی ہو۔ اس طرح ہر قسم کی غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے گا۔ بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے پہلے ہی کڑوا گھونٹ پی لیں۔

اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں

میں اسے ایک دعوت میں ملی تھی۔ میری کزن نے بتایا کہ وہ اس کے ابو کے دوست کا بیٹا ہے۔ حال ہی میں پاکستان سے آیا ہے۔ پھر وہ ہمارے پاس آیا۔ گپیں مارتا رہا۔ اس نے ہمیں بڑے لطیفے سنائے کہ ہم لوگوں کو ہنس ہنس کے پیٹ میں درد ہونے لگا۔

وہ میرے پاس بیٹھا تو میرا نام پوچھا لیکن اس سے آگے کچھ نہیں دریافت کیا۔ نہ یہ کہ میں کہاں رہتی ہوں۔ کون ہوں۔ میرا فون نمبر کیا ہے وغیرہ۔

تب سے اسے ملی ہوں اس کی صورت میرے ذہن پر چھائی ہے۔ میرے پاس اس کا فون نمبر ہے۔ لیکن میں اسے فون نہیں کرنا چاہتی۔ پھر وہ نہ جانے خود کو کیا سمجھنے لگے۔ ہمارا مزاکرہ ہو جائے گا لیکن بات نہ بنے گی بتائیں کہ میں اپنے دل کی بے چینی کیسے کم کروں۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے فون کر دوں۔

ش۔ ح۔

کیوں اس غریب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہیں۔ بے چارہ لڑکا نیا نیا وطن سے آیا ہے۔ آپ لوگوں کے چہرے اسے جانے پہچانے سے لگے ہوں گے اس لئے خوش گپیاں کرنے لگا۔ لیکن وہ فی الحال کسی عاشقی کے چکر میں پڑنے کے موڈ میں نہیں ہے۔

رہا یہ سوال کہ آپ اسے فون کریں یا نہ۔ آپ کیوں اسے یہ بتانا چاہتی ہیں کہ ہماری لڑکیاں یہاں آ کر کتنی بے باک ہو گئی ہیں۔ صرف ایک ہی بار ملنے کے بعد لڑکوں کو فون کرنے لگتی ہیں۔ نہیں نہیں۔ آپ ایسا نہ کریں۔ یہ عزت نفس کے منافی ہے۔ رہا دل کی بے چینی کو دور کرنے کا مسئلہ۔ اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیں۔ رو دھو کر چپکا ہو رہے گا۔

بیاضِ دل

نیاز بیگ ——

زندگی اک حادثہ ہے اور ایسا حادثہ
موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں

٭ ٭ ٭

زباں پہ حرف خلوص اور دل میں زہر نفاق
یہ دوستی ہے تو پھر اور دشمنی کیا ہے

کنیز فاطمہ —— راچڈیل

وابستے رہے جس دیئے کو ہم سمجھے تھے حقیر
وہ دیا گھر تک پہنچنے کا بہانہ بن گیا

٭ ٭ ٭

رات بھر تو ٹوٹ کر دیتے رہے اشعور کا ساتھ
بیچ ہوتے ہی ستاروں کو نہ جانے کیا ہوا

محمد شبیر —— ڈیوز بری

دعا نیاز جس کی تو پہلے ہی کم نہ تھیں
اب کے گھر سجائی گئی شاخ خار بھی

٭ ٭ ٭

رہتی ہے ساتھ سائے کی خوشگوار یاد
تجھ سے بچھڑ کے تیری رفاقت گئی نہیں

سرفراز چوہدری —— ہیلی فیکس

رقص جنوں کا جس ساحل سے بہا لایا تھا
وہ بھنور آنکھ تک آئے تو کنارے نکلے

٭ ٭ ٭

رحمت نظر بچا کے نکلنے کو تھی مگر
وہ ادعائے دست دعا یاد آ گیا

٭ ٭ ٭

مدت کو چپکا خودی کو توڑ کر زینے بنا
وہ یہ تدبیر کہ ہی دنیا میں ابھرنے کیلئے

٭ ٭ ٭

مہتے جس وہ دستور کے تھے جو وفا کے پھول
ہم نے خود اپنی راہ میں کانٹے بچھائے

منتخب افسانہ — احمد ندیم قاسمی

سفارش



مجھے گلی کی بڑی گلی کے موڑ پر تین چار تانگے ہر وقت موجود رہتے تھے مگر اس روز میں موڑ پر آیا تو وہاں ایک بھی تانگہ نہیں تھا۔ مجھے خاصی دور جانا تھا۔ اور جلدی بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے تانگے کا انتظار کرنے لگا۔ تانگے تو بہت سے گزرے مگر سب بھرے ہوئے تھے۔ اچانک میں نے فیکے کوچوان کو اپنی طرف آتا دیکھا تو پکارا۔ "ابھی فیکے۔ تانگہ کہاں ہے، تانگہ لاؤنا!"

"تانگہ تو بابوجی آج نہیں جوڑا ہے۔" فیکے نے جواب دیا۔

میں نے دیکھا کہ فیکا، جو کوچوانوں کا کوچوان اور پہلوانوں کا پہلوان تھا، آج اتنا معصوم لگ رہا تھا جیسے پہلی جماعت میں داخلہ لینے آیا ہے۔ اس نے آج شیو بھی نہیں بنوایا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی سرمے سے محروم تھیں اور بوٹی کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

"کیا بات ہے فیکے؟" میں نے پوچھا

وہ بولا۔ "بابوجی ایک کام ہے۔"

"ہاں ہاں کہو۔" میں نے کہا۔

"کام یہ ہے بابوجی کہ آپ میرے بابا کو تو جانتے ہیں نا؟" فیکا بولا۔ "اس کی ایک آنکھ چلی گئی ہے۔"

"او ہو! مجھے دکھ ہوا۔ کیسے گئی؟ کیا کوئی حادثہ ہوا؟"

"نہیں جی۔" فیکے کے چہرے پر الجھن کا ایک اور چھینٹا پڑ گیا۔

"لال لال ہر وقت رستی تھی اور اس میں سے پانی بہتا رہتا تھا۔ آپ تو جانتے ہیں۔ آپ تو بابا کے ساتھ کئی بار تانگے پر بیٹھے ہیں۔ تو بابوجی کل کیا ہوا کہ بابا مصری شاہ میں سے گزرا تو سانڈے کا تیل بیچنے والا ایک حکیم سرمہ بیچ رہا تھا۔ بابا یہ سرمہ لے آیا۔ اور ہمیں بتایا کہ اس سے آنکھ کی لالی جاتی رہے گی۔ حکیم نے خدا رسول کی قسم کھا کر کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جھوٹ جانے تو قیامت کے دن مجھے گردن سے پکڑنا۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ حکیم خدا رسول کو بیچ میں ڈال رہا ہے تو ضرور آنکھ کو لگائے۔ ماں نے بھی یہی صلاح دی۔ اس نے لقمان حکیم حکمت کا بادشاہ ہے۔ اور آنکھ میں سلائی پھیر لی۔ بس پھر کیا تھا بابوجی، قسم کھا کر کہتا ہوں، جب سے اب تک آنکھ لگی جو تڑپنے باپ کا نہیں۔ بابوجی آپ تھک تو نہیں گئے؟ سگرٹ والے کی کرسی اٹھا لاؤں؟"

اس وقت فیکا مجھے ایسا لگا جیسے اس کے چوڑے چکلے سینے پر کسی نے گتے کا چیرا مر رکھا ہوا ہے۔

میں نے کہا: "تم بھی حد کرتے ہو فیکے۔ اب آگے بھی کہو نا۔"

فیکے کی آنکھوں میں معصومیت کی نمی جاگی۔ اور وہ بولا۔ "بس بابوجی، خدا آپ کا بھلا کرے۔ رات تو بابا نے چیخ چلا کے گزار دی۔ پھر صبح کو محلے کے ہمارے کوچوان اکٹھے ہوئے تو ان میں سے چاچے نے کہا کہ پوست کے ڈوڈے پانی میں ابالو۔ اور اس کے پانی سے آنکھ دھوؤ۔ دھوئی پر بابا اسی طرح تڑپتا رہا۔ پھر کسی نے کہا کہ پالک کا ساگ ابال کر باندھ لو۔ اور جب کھولا تو بابا نے صاف کہہ دیا کہ اب کس جتن کرتے ہو۔ آنکھ کا دیا تو بجھ گیا۔ ہمارے گھر میں پٹس پڑ گئی۔ بابوجی اسے ایک ہسپتال میں لے گئے۔ پھر دوسرے میں لے گئے۔ دونوں میں جگہ نہ تھی۔ دوپہر کو اچھرہ کے ایک کوچوان نے بتایا کہ اس کا سالا میو ہسپتال میں چوکیدار ہے۔ اس کی سفارش سے تو جگہ مل گئی پر برآمدے میں۔ وہ بھی کوئی ایسی بات نہیں۔ پر بابوجی شام ہوئے

[illegible]

کر آئی ہے اور ابھی تک کوئی ڈاکٹر تو کیا کوئی نرس بھی ادھر نہیں آئی۔ آپ صاحب لوگ ہیں۔ یہ دیکھئے ہاتھ باندھتا ہوں۔ میرے ساتھ چل کر کسی ڈاکٹر سے یہ کہہ دیجئے کہ صدقے مریض کو ذرا سا دیکھ لے۔"

میں نے کہا: "وہاں ایک ڈاکٹر ہے۔ ڈاکٹر جبار۔ ان سے میرا سلام کہو۔ کام ہو جائے گا۔ نہ ہوا تو کل میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ اس وقت مجھے ایک دعوت میں جانا ہے۔ نام یاد کر لو ڈاکٹر عبدالجبار۔"

فیکا میرے بہت سے شکریے ادا کر کے چلا گیا۔ پھر مجھے ایک خالی تانگہ مل گیا۔ جب تانگہ ہسپتال کے صدر دروازے کے سامنے سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ فیکا ہسپتال کے ایک چوکیدار سے باتیں کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ڈاکٹر جبار کا پتہ پوچھ رہا ہوگا۔

ایک بار جی میں آئی کہ ہسپتال جا کر جبار صاحب سے کہہ دوں مگر اب تانگہ آگے نکل گیا تھا۔ اور مجھے پہلے ہی خاصی دیر ہو گئی تھی۔

کچھ دور جا کر گھوڑا پھسل کر گرا۔ اور دس منٹ تک گرا رہا۔ پھر جب اٹھا اور چلنے لگا تو یکایک جبار صاحب کا سکوٹر میرے تانگے کے قریب سے زن سے گزر گیا۔ "جبار صاحب!" میں چلایا۔ مگر جبار صاحب میری آواز سے تیز نکلے۔

کوئی بات نہیں، میں نے سوچا۔ کل کہہ دوں گا۔ کل پہلا کام یہی کروں گا۔

رات کو میں گھر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ فیکا کوچوان آیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا کہ بابوجی آئیں تو مجھے بلا لیں۔

میں نے سوچا: اس وقت کون جائے۔ اگر جبار صاحب ہسپتال تک گئے ہیں تو فیکے کا کام ہو گیا ہے تو شکریہ صبح قبول کر لوں گا۔ اور اگر کام نہیں ہوا تو جب بھی جو کوشش ہوگی صبح ہی کر ہوگی۔

صبح کو میں ابھی بستر سے نہیں نکلا تھا کہ فیکے نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ معلوم ہوا کہ رات جبار صاحب ڈیوٹی پر نہیں تھے۔ ان کی ڈیوٹی آج دن کی ہے۔

"یعنی تمہارا باپ رات بھر کی اس سردی میں برآمدے ہی میں پڑا رہا۔" میں نے اپنے انداز میں تشویش ظاہر کی۔

"جی ہاں۔" وہ بولا۔ "مگر یہ تو کوئی ایسی بات نہیں بابوجی۔ آپ نے ہمارا گھر نہیں دیکھا۔ دس سال سے چھپر میں پڑے ہیں۔"

"اور اس کی آنکھ؟" میں نے پوچھا۔

"وہ تو چلی گئی بابوجی۔" فیکا یوں بولا جیسے اس کے باپ کی آنکھ کو ضائع ہوئے برسوں گزر چکے ہیں۔

میں نے کہا جب آنکھ جا ہی چکی ہے تو بیچارے بڈھے کو ہسپتالوں میں کیوں گھسیٹے پھرتے ہو؟ وقت بھی ضائع ہوگا، روپیہ بھی ضائع ہوگا۔"

فیکا بولا: "بابوجی، کیا پتہ آنکھ کے کسی کونے کھدرے میں بینائی کا کوئی ٹکڑا رہ گیا ہو۔ دیکھئے چولہا بجھ جاتا ہے تو جب بھی دیر تک راکھ میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔ کیا پتہ کوئی چنگاری سلگ رہی ہو۔"

میں اس بات سے چونکا۔ آج تک فیکے نے مجھ سے صرف چارے کی مہنگائی اور آٹے میں ملاوٹ کے موضوع پر باتیں کی تھیں۔ پھر وہ عاجزی سے بولا۔ "بابوجی، ذرا میرے ساتھ چلے چلئے۔"

میرے جسم میں سے نیند ابھی پوری طرح غائب نہیں ہوئی تھی۔ پھر نہانا تھا۔ شیو کرنا تھا۔ چائے پینی تھی۔ میں نے کہا "میں تمہیں اپنا کارڈ دیئے دیتا ہوں۔ وہ ڈاکٹر جبار کو دکھا دو۔ بڑے یار آدمی ہیں۔ فوراً سلام کریں گے۔ تمہارا باپ ایک بار وارڈ میں چلا جائے پھر علاج کے لئے تو میں خود جا کر کہوں گا۔"

وہ مجھ سے کارڈ لے کر یوں چلا جیسے دنیا جہان کی دولت سمیٹے لئے جا رہا ہے۔ میں نے کارڈ پر لکھ دیا تھا: "جبار صاحب! اس کا کام کر دیجئے۔ بے چارہ بڑا غریب آدمی ہے۔ دعائیں دے گا۔" اور مجھے یقین تھا کہ کام ہو جائے گا۔ ڈاکٹروں کو صرف اتنا ہی تو دیکھنا تھا کہ آنکھ پوری طرح بجھ گئی ہے یا کہیں تھوڑی بہت روشنی باقی ہے۔

میں دن بھر گھر سے غائب رہا اور فیکا دن بھر میرے گھر کے چکر کاٹتا رہا۔ شام کو اس نے مجھے بتایا کہ جبار صاحب بیٹھے تو ہیں پر کوئی اندر جانے نہیں دیتا۔ کہتے ہیں باری سے آؤ۔ اور میری باری آتی ہی نہیں۔ گھنٹہ پہلے میں نے جھانک کر دیکھا۔ باری کیسے آئے بابوجی!"

فیکے نے مجھے ایک بار پھر چونکا دیا۔ نہ جانے پہلوان فیکے کے اندر یہ حساس فیکا اتنے برسوں سے کہاں چھپا بیٹھا تھا۔

میں نے وعدہ کیا کہ کل ضرور چلوں گا۔ اب تو شام ہو گئی ہے۔

دوسرے دن سویرے ہی مجھے شیخوپورہ جانا پڑ گیا۔ رات کو واپس آیا تو معلوم ہوا کہ فیکا آیا تھا۔

اس کے بعد تین دن تک میں نے زیادہ وقت گھر میں گزارا مگر فیکا نہ آیا۔ چوتھے روز میں نے گلی کے موڑ پر ایک کوچوان سے فیکے کے باپ کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسے وارڈ میں جگہ مل گئی ہے۔ اتنے میں فیکا بھی آ نکلا۔ مجھے ذرا سی ندامت تھی۔ اس لئے جھوٹ بولنا پڑا: "کہو فیکے جبار صاحب نے کام کر دیا نا؟"

وہ بولا "مگر بابوجی، وہ تو مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

میں نے فوراً کہا "میں نے انہیں فون کر دیا تھا۔"

فیکے کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا۔ اور اس کی آنکھوں میں معصومیت کی نمی جاگ اٹھی، جس میں کچھ ایسی بار بار کیوں ابھر رہی ہے کہ دیکھنے سے تکلیف ہو رہی ہے۔ پھر میں وہاں سے چلا آیا۔ میرے قدم تو آہستہ آہستہ اٹھ رہے تھے مگر ذہن جیسے شکست کھا کر بھاگا جا رہا تھا۔

رات کو نیند نے ندامت دور کر دی مگر صبح فیکا دروازے پر موجود تھا۔ بولا "آپ کی مہربانی سے تو داخلہ مل گیا تھا پر اب انہوں نے بابا کو اڈے کوٹ لکھپت کے ہسپتال میں بھیج دیا ہے۔ یہ تو بڑا غضب ہوا بابوجی۔ آج میں اماں کو ساتھ لے کر گیا۔ دو روپے گل ہو گئے۔ کچھ ہو سکے تو کیجئے۔"

میں نے کہا "میں ابھی جا کر ڈاکٹر جبار کو فون کرتا ہوں۔"

میں نے فون کیا بھی۔ مگر ڈاکٹر صاحب مل نہ سکے۔ پھر مصروفیتوں کا سیلاب آ گیا۔ ہوگی پانچ چھ روز بعد فیکے کو دیکھا۔ تو سوچا کہ نظر بچا جاؤں۔ ساتھ والی گلی میں مڑ جاؤں اور وہاں سے بھاگ نکلوں۔ مگر فیکا لپک کر میرے پاس آیا اور بولا: "بابوجی، سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کے کس کس احسان کا بدلہ اتاروں گا۔"

جھوٹ نے میری ندامت کو کان سے پکڑ کر ایک طرف ہٹا دیا۔ "واپس آ گیا تمہارا بابا؟"

فیکا بولا "واپس بھی آ گیا اور آپریشن بھی ہو گیا۔ جمعہ کو پٹی کھل رہی ہے۔ دعا کیجئے۔"

میں نے کہا۔ "اللہ رحم کرے گا۔"

پھر وہ جمعہ کی شام آیا تو آتے ہی زار زار رونے لگا۔ "بابوجی بڑا غضب ہو گیا۔ پٹی کھلی تو پتہ چلا کہ ایک آنکھ تو گئی ہی تھی دوسری پر بھی اثر پڑ گیا ہے۔ کہتے ہیں اب پہلے آپریشن کا زخم ملے تو دوسرا آپریشن ہوگا اور دوسری آنکھ کا بھی ہوگا۔"

میں نے اسے تسلی دی اور اسے ساتھ لے کر سامنے ہی ایک دکان سے ڈاکٹر جبار کو فون کیا مگر بدقسمتی سے وہ فون پر موجود نہ تھے۔ پھر میں نے اس سے وعدہ کیا کہ کل جا کر ڈاکٹر جبار سے ملوں گا۔ وہ ہسپتال میں نہ ہوئے تو انہیں گھر جا کر پکڑوں گا۔

دوسرے دن میں جا تو نہ سکا البتہ ڈاکٹر جبار کو فون ضرور کیا۔ وہ پھر غائب تھے۔

ادھر فیکا بھی غائب ہو گیا۔

شاید دو ڈھائی ہفتے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ نوکر نے آ کر بتایا کہ فیکا کوچوان آیا ہے۔ میں نے بھی اسے کھڑکی سے دیکھ لیا۔ بلا کی جلدی ہو رہی تھی۔

میں نے نوکر سے پوچھا کیا تم نے اسے بتا دیا ہے کہ میں موجود ہوں؟

"جی ہاں۔" نوکر بولا "بس میرے منہ سے نکل گیا۔"

"بڑے احمق آدمی ہو۔" میں نے سنبھلتے ڈانٹا اور کہا "جاؤ کہہ دو کپڑے بدل رہے ہیں۔ آتے ہیں۔"

کپڑے تو میں نے بدل ہی رکھے تھے البتہ اپنے تیور بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر اچانک خیال آیا کہ میں کتنا چھوٹا آدمی ہوں۔ دو پیسے یا دو روپے یا چلو دس لاکھ کی بھی بات نہیں ہے۔ دو آنکھوں کی بات ہے اور میں جھوٹ بولے جا رہا ہوں۔ مجھے فیکے کے سامنے اعتراف کر لینا چاہئے کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکا۔ پھر میں نے وہ فقرے سوچے جو مجھے فیکے کے سامنے اس انداز سے ادا کرنے تھے کہ اسے سچی بات بھی معلوم ہو جائے اور اسے دکھ بھی نہ ہو۔

میں باہر آیا تو فیکا مجھے دیکھتے ہی رونے لگا۔ "بابوجی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ...... کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔" اس کی آواز بھرا گئی۔ اور جھک کر اس نے میرے پاؤں پکڑ لئے۔

میرے سوچے ہوئے فقرے ایک دوسرے میں گتھم گتھا ہو گئے۔ بمشکل میں نے کہا۔ "فیکے بات یہ ہے فیکے کہ...... بات یہ ہے......"

آنسوؤں سے بھیگا ہوا انگوروں کی طرح گول گول سرخ چہرہ لئے فیکا اٹھا اور بولا "بابوجی، کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں شکریہ ادا کروں تو کیسے کروں۔ میرا بابا ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہو گئی ہیں۔ اسے بینائی اللہ نے دی ہے اور آپ نے دی ہے۔ آپ نے مجھے خرید لیا ہے بابوجی۔ قسم خدا کی میں عمر بھر آپ کا نوکر رہوں گا۔"

اور میں نے ایک بہت لمبی، بہت گہری سانس لے کر کہا۔ "کوئی بات نہیں فیکے۔ کوئی بات نہیں۔"

غزل

عقیل دانش

میں یہاں ہوں میکدے میں غم زندگی اٹھائے
غم روز و شب کہاں ہے مرے سامنے تو آئے

یہ بجا کہ آشیانے ہے بجلیوں کی زد پہ
کہیں ان کا ذکر بھی ہے جو بہار نے جلائے

کبھی دلنوازیاں تھیں، کبھی بے نیازیاں تھیں
کبھی میں نے پھول چومے کبھی خار میں نے پائے

میں چلا ہوں اس ڈگر پہ جہاں روشنی نہیں ہے
جو چراغ دل جلائے مرے ساتھ ساتھ آئے

مجھے ایک بار دانش نظر آیا ان کا جلوہ
ہے عمر بھر گریزاں غم زندگی کے سائے



fortnightly
al-Hilal
Vol.11 No.7 — 50 ¢
June 25, 1982
Phone: 424-1989, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

تمام درآمدی اشیاء پر ۵ فیصد سرچارج لگا دیا گیا

سگریٹ، سیمنٹ، مشروبات اور کاربن پیپر پر ڈیوٹی میں اضافہ

اندرون ملک نکلنے والے خام تیل پر ایکسائز ڈیوٹی میں بھی ۵ فیصد کا اضافہ۔ ہر قسم کے آڈیو کیسٹ پر ۱۲۰ فیصد ڈیوٹی اور ۲۰ فیصد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا

زکوٰۃ کے بعد عشر کا نظام بھی نافذ کر دیا گیا، وصولیابی فصل ربیع سے ہوگی

ہر شخص کا ریٹرن سادہ اور خود تشخیصی ہوگا، عشر ادا کرنے والی زمین مالیہ سے مستثنیٰ ہوں گی۔ پیداوار کا ۵ فیصد ادا کرنا ہوگا

لاگت الاؤنس کے طور پر پیداوار کی مالیت ۲۵ فیصد تک کم کی جا سکتی ہے

۹۴۸ کلو گرام گندم یا مساوی مالیت کی دوسری فصلیں عشر سے مستثنیٰ ہوں گی

قواعد کا اعلان مناسب وقت پر مرکزی زکوٰۃ کونسل کرے گی

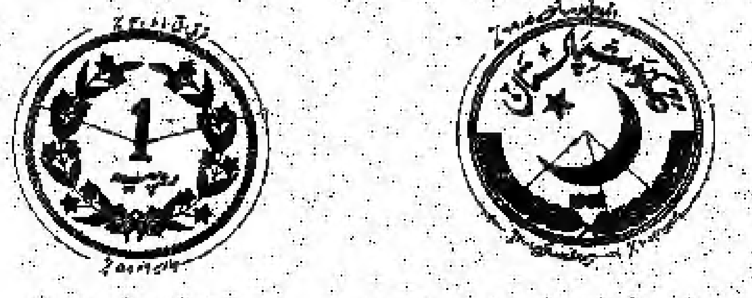
پاکستان کو امداد و قرضہ دینے والوں میں ایشیائی ترقیاتی بنک بین الاقوامی ادارہ ترقیات

امریکہ، جاپان، برطانیہ، کویت اور جرمنی سرفہرست ہیں

پاکستان میں صدارتی نظام کے نفاذ کے بارے میں سنجیدگی سے غور

باہر سے ساتھ لایا جانے والا یا بذریعہ ڈاک بھیجا جانے والا سامان سرچارج سے معاف ہوگا

نیا وفاقی بجٹ ایک نظر میں



مدات	۸۲-۱۹۸۱ء میزانیہ	نظر ثانی شدہ ۸۲-۱۹۸۱ء (روپے ملین میں)	۸۳-۱۹۸۲ء میزانیہ
کل آمدنی	۵۳۰۹۵	۵۰۸۹۲	۵۶۱۸۲
اخراجات جاریہ	۳۷۰۳۳	۳۸۰۸۹	۴۶۹۰۷
ترقیاتی اخراجات	۲۸۸۵۳	۲۷۰۰۰	۳۱۳۹۵
دفاع	۱۸۲۴۳	۱۹۵۹۳	۲۲۰۹۵
خسارہ	—	—	۱۰۶۲۳
نئے ٹیکس اور قیمتوں میں اضافہ	—	—	۴۹۲۶
خسارے کی سرمایہ کاری	—	—	۵۷۰۰
ٹیکسوں میں رعایت	—	—	۲۳۵۲

دفاع پر ۲۲ ارب ۹ کروڑ ۵۳ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے

پاکستان کی سلامتی کو لاحق خطرات میں اضافہ کے پیش نظر دفاعی اخراجات بڑھانا ضروری تھا

فی کس آمدنی میں ۲ فیصد، زرعی پیداوار میں ۴ فیصد اور صنعتی پیداوار میں ۹ فیصد اضافہ

گیہوں، چاول، گنے، کپاس اور شکر کی پیداوار بڑھ گئی، اندرون ملک تیل کی پیداوار میں اضافے سے ایک ارب روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی

زرتلافی اور انتظامی اخراجات میں کمی، افراط زر ۱۰ فیصد رہ گیا

مصنوعات میں اضافے کی شرح بھی کم ہو گئی، وفاقی وزیر خزانہ غلام اسحاق خان کی بجٹ تقریر

کاپی رائٹ ٹیکس کی ادائیگی ختم کر دی جائے گی

Editor: M. Lateef Owaisi 338 Hollyberry trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6 Telex No. 06-986766 Tor. Cres